REGISTERED. L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ | ۱۵ / اپریل ۱۹۱۱ء | نمبر ۱۵

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

امیشروں کے واسطے

۱- مسیح کی تعلیم ۴ / و ۸ /
۲- علم الارض ۸ / +
۳- بائیبل کی تواریخ (بیلی) عہ / +
۴- شاگرد کی مسیحی زندگی ۱۲ / +
۵- پاٹرشی ۶ / +
۶- معجزات مسیح عہ / +
۷- واعظین از مسیحی اول و دویم و سویم عہ / +
۸- مسیح ابن اللہ ۲ / +
۹- نجات کی تعلیم ۱۲ / +
۱۰- تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸ / +
۱۱- مسیح کا نمونہ ۸ / +
۱۲- خاندانی فرائض ۱۲ / +
۱۳- اگسٹین کے اقرارات عہ / +
۱۴- اثمار شیریں ۴ / و ۱۲ / +
۱۵- عیسائی مسافر عا +
۱۶- راہِ زندگی ۱۲ / +
۱۷- اصلاح تمدن ۵ / +
۱۸- اصلاح اخلاق ۴ / +
۱۹- ستیارتھ پرکاش درپن ۸ / +
۲۰- موازنہ مذاہب ۸ / + رومن
۲۱- گنجینہ اسلام ۸ / + رومن
۲۲- سپیر دائے ۶ / و ۸ / +
۲۳- دینِ حق کی تحقیق ۳ / +
۲۴- میزان الحق ۴ / +
۲۵- کشف القرآن ۶ / +
۲۶- کشف الحقائق ۸ / +
۲۷- روح سے معمور زندگی ۴ / +
۲۸- طریق دعا
۲۹- بائیبل کس طرح پڑھنی چاہئے
۳۰- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ /
۳۱- خدا کی ہستی ۱۲ / +
۳۲- حقیقتِ مسیح ۸ / +
۳۳- حیات مسیح ۱۲ / +
۳۴- الکنڈی ۱۲ / +
۳۵- القاب مسیحی ۴ / +
۳۶- عقائد اسلامیہ ۱۰ / +
۳۷- اوراد سیرت المسیح ۸ / +
۳۸- بائیبل کا الہام ۸ / ۱۲ / +
۳۹- گورنمنٹ انگلیشیہ کی تاریخ و حکومت ۸ / +
۴۰- مسیح کے خاص دوست ۸ / +
۴۱- راہِ نجات ۴ / +
۴۲- راحت القلوب ۲ / +
۴۳- عہدِ جدید ۸ / +

۴۴- حیات پولوس ۴ر +
۴۵- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر +
۴۶- تاریخ مذہب ۸ر +
۴۷- تاریخ روم ۸ر +
۴۸- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴ر +
۴۹- مشاہیر عالم ۴ر +

۲- خاندان کیلئے کتابیں

۱- تاریخ مصر ۸ر +
۲- مرقعہ روس ۸ر +
۳- یروشلیم کے آخری ایام ۸ر +
۴- مارکوپو- ۶ر +
۵- سکندر اعظم ۲ر +
۶- یونانی تاریخ ۶ر +
۷- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر +

۸- رومتہ الکبڑا ۶ر +
۹- سیر ہندوستان ۱۰ر +
۱۰- شہیدان کارتھیج ۱۲ر +
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر +
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات قیمت ۲ر +
۱۳- چارلس ایچ- سپرجن کی سوانح عمری قیمت ار +
۱۴- ڈاکٹر جڈسن صاحب کی سرگذشت قیمت ۳ر +
۱۵- جاپان کے حالات ۲ر و ۸ر +
۱۶- طلائی شمعدان ۴ر رومن اردو +
۱۷- رابنسن کروسو ۱۲ر +
۱۸- مرقع جاپان ۸ر +
۱۹- مونگے کا جزیرہ ۸ر +
۲۰- ویدوں کی تعلیم ۱۰ر +

۳- نجی کی تلاوت کیلئے کتابیں

۱- طیطس رفیق صلیب ۸ر +
۲- تلاش حق اردو و رومن ۳ر ۶ر +
۳- راسپال سنگھ اردو ۴ر رومن ۸ر +
۴- شریف بیبیاں ۳ر ۶ر +
۵- سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر +
۶- عزت بیشال ۵ر و ۸ر +
۷- چندر لیلا ۶ر +
۸- ابن حور ۸ر +
۹- زرین ملک کی تلاش ۸ر +
۱۰- شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر +
۱۱- چھلمنی اور کرونا ۴ر +
۱۲- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲ر
۱۳- تارا کا احوال ۳ر +
۱۴- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دوم ۱۰ر +
۱۵- کلیان اور مایا کا قصہ ۲ر +

۱- انجیل داؤد ۲ر و ۴ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ار +
۳- زراعتی اصلاح ار
۴- صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲ر +
۵- افلاس ہند کے قابل علاج و اسباب ار
۶- آئینہ قرآن ۶ر +
۷- بیداری کے گیت- رومن ار +
۸- مسیح کی تعلیم- رومن اردو ۱۲ر +
۹- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی

۱۰- رسالہ اظہار الحق ار +
۱۱- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے- ۳ پائی +
۱۲- یسوع مسیح کون تھا- ار +
۱۳- رشیوں کا آبائی وطن- ۲ر +
۱۴- اسلام میں مسیح ½ار +
۱۵- خدائے اسلام- ۲ر +
۱۶- ینابیع القرآن- ۳ر +
۱۷- الکفارہ- ۶ پائی +

۱۸- دین اسلام- ار +
۱۹- روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد قیمت فی عدد ۳ پائی +
۲۰- ینابیع الاسلام ۸ر +
۲۱- فوز العظیم- ۲ر
۲۲- دولت لازوال- قیمت ۳ر ۵ر- ۸ر +
۲۳- چندر لیلا گورمکھی ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں +



فہرست مضامین

۱۔ پادری یا رہنما	ایڈیٹر	صفحہ ۴
۲۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب	ایڈیٹر	۵
۳۔ آگ سے نکالی ہوئی لکڑی	اقتباس	۶
۴۔ ارکان ستہ	پادری غلام مسیح	۶
۵۔ ویدک شائستگی	پادری بی بی رائے	۷
۶۔ رشی	پی نے سنگھ	۷
۷۔ بیت عنیاہ سیالکوٹ گوجرانوالہ کے گرجے کی خصوصیت	آر جے مسالوس	صفحہ ۸
۸۔ میں کیوں مسیحی ہوا	سعید شاہ صبر	۹
۹۔ جلسۂ الوداعی	ماسٹر لعل	۹
۱۰۔ انتقال پر ملال	گوبند رام	۱۰
۱۱۔ حرص	رسالہ رفیق	۱۱
۱۲۔ ملک کنعان کی سیر	مسٹر وارث الدین	۱۱
۱۳۔ فروتنی	پادری ایف ڈبلیو ہٹس	۱۱

نور افشان

لودیانہ - جمعہ ۱۵ اپریل ۱۹۱۰ء

اخبار کی بہار

شہر لنڈن میں ہر سال ۔۔۔۔۔ ۲۰ ٹن برف استعمال ہوتی ہے +

عنقریب وکٹوریا میموریل ہال کی عمارت شروع ہوگی جسکے لئے مارٹن اینڈ کو کو ۵۰ لاکھ کا ٹھیکہ دیا گیا ہے +

لنڈن سینٹ پال کتھیڈرل سے ۲۰ میل کے فاصلے پر ۲۵۰ ریلوے سٹیشنز ہیں۔ اور ۲۰ میل کے فاصلے میں ۴۰۰ ہیں +

سین فرانسسکو کی ٹکسال گاہ کی ایک دری کی قیمت سونے کے برابر ہے اسکے مستعمل ہونے کے بعد اسکو جلا کر ۔۔۔ ۱ پونڈ کا سونا نکل آتا ہے +

ملک چین میں ایک قسم کی نا س ہے جس کی قیمت ایسی گراں ہے کہ ایک پونڈ ۔۔۔۔۔ ۲ پونڈ کو ملتی ہے۔ اور سال وار چینی اس کو پورسلین بوتلوں میں ساتھ رکھتے ہیں جو آرٹ کا ایک معجزہ ہیں جنکی قیمت ۱۰ پونڈ سے ۔۔۔ ۲ پونڈ تک ہوتی ہے +

ملک اٹلی کے متعلق کیلیفورنیا کے استی سونوما مقام پر شراب کا ایک تالاب ہے جس میں ۔۔۔۔۔ ۵ گیلن شراب رکھی جاتی ہے اُس کی چوڑائی ۴۰ فٹ اور لمبائی ۴۰ فٹ ہے اور ۱۵ اونچائی ۱۵ فٹ ہے۔ تعجب!

ہمعصر کرسچن پیٹریٹ سے معلوم ہے کہ ایک مال دار گریجایٹ کے وارثوں نے ۲۵ ہزار روپیہ مدراس کرسچن کالج کو ایک نیا ہوسٹل بنانیکے لئے دیا ہے جو خاص کر دیسی طالب علموں کیلئے ہوگا

مسٹر روزویلٹ نے خرطوم کے سوڈان کلب میں درس دیتے ہوئے انگریزی افسرات کی تعریف کی آپ نے فرمایا کہ سرکار انگریزی نے تہذیب کو ایسے ملک میں ترقی دی جہاں پر قتل اور غارتگری کا کام پھیلے ہوئے تھے۔ انگلستان کے سرکاری انتظام نے بہت ہی فائدہ ان ملکوں کو پہونچایا ہے +

سرکار ترکی نے تین جنگی جہاز تعمیر کرنے کا ٹھیکہ انگلستان کے سوداگروں کو دیا ہے۔ یہ ٹھیکہ ۵۰ لاکھ پونڈ کا دیا گیا ہے

بیریسال شہر کی کانفرنس جو وہاں ہونے والی تھی اور جس میں ملکی مضامین پر بحث ہوا کرتی تھی نئے قانون کے مطابق اب نہ ہوگی۔ اس لئے مجسٹریٹ صاحب نے حکم صادر فرمایا ہے کہ یہ کانفرنس فراہم نہ کی جاوے۔

سینٹ پیٹرسبرگ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ سرکار روس کا دلائی لامہ کو یہ جواب ہوگا کہ وہ خاص مدد نہیں کر سکتے ہیں۔ مگر بتایا جاویگا کہ انگلستان و روس نے اس معاملہ میں چین کو زور دیا ہے کہ وہ ٹھیک اور خاطر خواہ انتظام کرے

مارچ ۲۲ لارڈ مارلے صاحب نے ایک خاص کمیٹی مقرر کی ہے کہ مشرقی ملکوں کی زبانیں سکھلانے کے لئے ایک اسکول کو انگلستان میں قائم کرنے کے مسئلے پر سوچا جاوے۔ لارڈ کرامر صاحب ہادی کمیٹی ہیں اور ممبر کمیٹی میں لارڈ کرزن سر چارلس ہارڈنگ اور سر چارلس لائل بھی شامل ہیں۔

برسیلس کے اخبار کے مطابق پرشیا پولیس کو چھوٹے چھوٹے تصویر اتارنے کے آلے دیئے جاویں گے۔ تاکہ وہ فوراً بلوائی جماعتوں کی تصویریں اتار لیا کریں اور اس طور سے لوگوں کو مجرم کرنے میں بڑی آسانی ہوگی۔

انتھنز سے خبر ملی ہے کہ ۔۔۵ دیہاتیوں نے لہریسہ کے قریب ریل گاڑی پر حملہ کیا۔ فوجیں بلائی گئیں اور بلوہ کرنے والوں کو تتر بتر کیا گیا۔ دیہاتیوں میں ۵ ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے۔

ریوٹر ایجنسی سے خبر ملتا ہے کہ ملک چین سے ایک جماعت روانہ ہوئی ہے جو دوسرے ملکوں کی جنگی فوجوں کی حالت پر دیکھ کر غور کریگی تاکہ وہ واپس آکر اپنے ملک کی فوجوں کو ترقی دیوے یہ جماعت جاپان اور امریکہ اور یورپ کو جائیگی +

ملک نیوزیلینڈ کپتان سکاٹ کے جنوبی قطب کی کھوج کے اخراجات میں ۔۔۱۲۵۰ روپیہ دیگا +

جنوبی ویلس کے کانوں کے کام کرنے والوں اور اُن کے مالکوں کے جھگڑے اب پھر شروع ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اب ۔۔۔۔۔ ۲۰ کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے سٹرائک کرینگے۔ ہرچند کوشش کیگئی کہ جھگڑے کا فیصلہ ہو مگر نا کامیاب ہوئی +

وائسرائے کی قانون سازی کی جماعت کے سامنے امی گریشن بل پیش کیا گیا۔ یہ قانون مسٹر گوکھلے کی درخواست کے مطابق پیش ہوا۔ اس قانون سے وائسرائے صاحب کو اجازت ہوگی کہ وہ جب چاہے تب ہندوستانیوں کو بطور مزدوروں کے دوسرے ملکوں میں جانا جہاں اچھا برتاو نہیں ملتا ہے بند کریں +

ایڈیٹوریل نوٹس

ہادی یا رہنما

یسوع ہادی کے معجزے

جس طرح سے اس ہادی کی ہدایت اور تعلیم و تلقین نہایت بے نظیر اور اعلیٰ ہے اور اُس کے ساتھ عملی زندگی بھی قابل نمونہ ہے اور یہ باتیں اُس کے ہادی ہونے کی دلیل میں کافی ٹھہر سکتی ہیں مگر اس سے بڑھکر معجزہ کی مہر اُس کو اور بھی زیادہ مضبوط کر دیتی ہے۔ اگرچہ دیگر انبیا اور رسولوں نے بھی معجزات دکھلائے مگر اس ہادی کے معجزات میں اور ان میں فرق تھا وہ خادم اور زیر حکم ہو کر ایسے عجوبہ کام کرتے تھے پر وہ آپ ہی اختیار اور اقتدار سے لوگوں کو اپنے فیض سے فیضیاب کرتا تھا۔ وہ اختیار والے کی طرح سکھلاتا تھا اور نیز معجزات کی قدرت بھی وہ اس طور سے دکھلاتا اور ظاہر کرتا تھا کہ لوگ اُس کی آپہی قدرت کے قائل ہوتے تھے اور حیران ہو کر کہتے تھے کہ یہ کیسا آدمی ہے۔ سب قسم کے بیماروں کو چنگا کرنا۔ کوڑھیوں کو پاک و صاف کرنا۔ مردوں کو جلانا اور آخرکار اپنی جان صلیب پر دے کر مردوں میں سے جی اُٹھنا یہ سب اُس کے ایسے کار نمایاں ہیں جو وہ دنیا کے روبرو علانیہ دکھلا چکا ہے۔ اور کوئی اُنکا انکار نہیں کر سکتا بلکہ اُن یہودیوں نے جنہوں نے اُسکے تمام کام بخوبی دیکھے صاف کہا کہ کوئی اور یسوع اگر ان سے بڑے کام کریگا؟ غرضکہ اس ہادی نے اپنے معجزات سے ثابت کر دکھلایا کہ درحقیقت وہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور اُس کا نام عمانوئیل بالکل راست ہے۔ وہ سچ مچ خدا کے جلال کی رونق اور اُس کی ماہیت کا نقش ہے اور دنیا میں انسان کی نجات کے کام کے لئے آیا تھا۔

ان الحسنات یذھبن السیات سورہ ہود رکوع ۱۰

ترجمہ۔ نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ اہل اسلام کی یہ ایک سراسر غلط تعلیم ہے کہ نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ اگر اس پر ذرا سا بھی سوچو تو یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ شریعت کا عدول گناہ ہے اور جو عدول شریعت انسان سے ہو چکا وہ گناہ سرزد ہو چکا اور جو شریعت کی تکمیل کی گئی وہ عین حکم تھا اگر اب یہ کہا جاوے کہ ایک تکمیل حکم سے دوسرا شریعت کا عدول معاف ہو سکتا ہے۔ تو یہ بالکل انصاف کی حقیقت سے لاعلمی ظاہر کریگا جبکہ شریعت پر چلنا فرض ٹھہر چکا ہے تو دوسری طرف اُس کے کسی حکم کا توڑنا سزا کا موجب ٹھہر چکا ہے تو پھر کیونکر ممکن ہو سکتا کہ فرض کی ادائی دوسرے فرض کی شکستگی کی تلافی ہو جائیگی اگر ایسا ہو جاوے تو خلاف انصاف ہوگا۔ انصاف کا تقاضا تو یہ طلب کرتا ہے کہ جب گناہ سرزد ہو گیا تو اُس کی سزا لازمی ہے یا مجرم خود اُٹھاوے یا اُس کا ضامن یا عوضی اُس کی برداشت کرے اور ہر دو صورتوں سے انصاف کا ترازو پورا رکھا جاوے۔ خدا عادل ہو کر کسی گناہ سے مطلق چشم پوشی نہیں کر سکتا ہے کیونکہ وہ عادل ہے وہ اپنی صفت عدل کو کسی طور سے بھی توڑ نہیں سکتا۔ اور گنہگار کو بغیر سزا کے چھوڑ نہیں سکتا ایسا خیال کرنا ہی گویا خدا کی ایک بڑی صفت کو جھٹلانا ہے جو ناممکن ہے۔ خدا انصاف کریگا اور گنہگار کو ضرور سزا دیگا۔ پر خداوند یسوع مسیح نے گنہگاروں کے گناہوں کا کفارہ دیدیا ہے اور عدل کو بخوبی پورا کر دیا ہے اور اب اُس کی صفت رحمانی گنہگاروں کو محض ایمان کی شرط پر عذاب سے بری کرنے کے لئے تیار ہے اور دنیا میں اُس کا اعلان دیا جارہا ہے اور عنقریب اُس کے مطابق عدالت ہونے والی ہے۔ اس لئے مژدہ نجات بخش کے قبول کرنے اور رد کرنے پر اب معاملہ طے پا گیا ہے پر جو اس کو قبول نہ کرے وہ گنہگار بدستور سابق گناہ کے پنجے میں گرفتار رہیگا اور اُس کی سزا سے ہرگز ہرگز چھوٹ نہ سکیگا۔ اس لئے ہم اہل اسلام کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اگر عدل سے بچنا چاہتے ہیں تو جب تک فضل کے طریقے کو ایمان سے قبول نہ کرینگے وہ بچ نہ سکیں گے پر اب اُن کے لئے موقعہ و فرصت ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح کے کفارے پر ایمان لاویں اور نجات ابدی کے وارث ہو جائیں۔ ورنہ عدل کی پیروی کر کے نہ عمل پورے ہو سکیں گے اور نہ ان کو نجات حاصل ہوگی نجات صرف رحم اور فضل سے ہے اور ایمان کا ہاتھ اُس کو مفت خدا سے حاصل کر سکتا ہے پر یہ خام خیالی ہے کہ ہم ایک نیکی کر کے دوسری بدی کو بخشوا لیں گے۔ یہ ہرگز نہ ہوگا ضرور بدی کی سزا سہنی پڑے گی۔

دین عیسوی کا اثر تمام دنیا پر پڑ رہا ہے کوئی ملک ایسا نہ ہوگا کہ جہاں بائیبل پڑھی جاتی ہے اور اُس کی تاثیر اُس ملک کے لوگوں پر کم و بیش نہ ہوئی ہو۔ ملک جاپان کے ایک اخبار کے ایڈیٹر حالانکہ وہ ایک بدھسٹ ہیں دین عیسوی کے نیک اثر کی بابت ذیل کے فقرے لکھتے ہیں:۔

تمام ملک جاپان کی طرف نظر ڈالو......ہم آدمی اخلاق کے ایک اعلیٰ اثر کے نیچے آئے ہوئے نظر آتے ہیں اور ملکی نمک حلالی اور تابعداری کا خیال گذشتہ کی نسبت بہت زیادہ ہے اور اگر ہم اس کے سبب کی بابت دریافت کریں تو صاف صاف یہ نکلتا ہے کہ یہ صرف یسوع مسیح کے مذہب کی تعلیم کا اثر ہے۔

چند سالوں میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کا کام تمام ملکوں میں بڑھ گیا ہے۔ اور خاطر خواہ ترقی کر رہا ہے امریکہ میں اس کی ایسی حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے کہ عنقریب ہر بڑے شہر اور قصبے میں اس کے ممبر بن گئے ہیں۔ کل ممبروں کا شمار ۶۵۰۰۰۰ ہے اور عمارتوں پر ۱۰۶۰۰۰۰۰ ڈالرس خرچ ہو چکے ہیں اور سوسائٹی کی ملکیت کا اندازہ ۶۶۵۰۰۰۰۰ ڈالرس تک پہونچ چکا ہے۔ جس کام میں اہل امریکہ ہاتھ لگاتے ہیں۔ اُس میں کمال کر دکھاتے ہیں کیوں نہ ہو اُن کا ستارہ اقبال ہر صورت سے عروج پر ہے۔





ہم اس خبر کو ایک انگریزی اخبار میں پڑھکر بہت خوش ہوئے ہیں کہ ملک سپین میں خداوند کی خدمت کا کام بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہے گویا تمام ملک دینی خدمت کی طرف رجوع ہو رہا ہے اور کلام کی بڑی قدر ہو رہی ہے اور لوگ کلام الٰہی کی جلدیں مول لے لیکر پڑھ رہے ہیں اور راہ راست پر آرہے ہیں اور بڑے شوق سے کلام کے پڑھنے اور سننے میں دل لگانے لگے ہیں۔ کاشکہ ایسے ہی ایام ہمارے ملک ہندوستان کے لئے آویں اور یہ ملک اپنی گہری نیند سے جس میں یہ صدیوں سے خرانٹے مار رہا ہے جاگ کر اپنی بہتری کی طرف رجوع ہو جائے۔

ملک جاپان میں ایک فوجی مشہور آدمی تھا جس نے اب دنیاوی کام چھوڑ کر دینی خدمت اختیار کرلی ہے اور اب وہ کوبیٹو کے شہر ٹی اینگ نیگ میں پاسٹر کے عہدے کا کام بڑی خوبی سے انجام دے رہا ہے۔ اُس کی شہرت اس خدمت میں بھی ایسی مفید ثابت ہوئی ہے کہ پرنس اِٹو نے اس جگہ کے گرجہ گھر کی عمارت کے لئے ۵ ہزار روپیہ چندہ دیا تھا۔ اُس پادری صاحب کا نام ٹی۔ مردتا ہے۔ ایسا خادم مبارک ہے اور وہ کلیسیا مبارک ہو جس کو ایسا پاسٹر ملا ہے۔

ریویو۔ رفیق :- اس نام کا ایک ماہواری رسالہ مقام لاہور سے فی الحال شائع ہونے لگا ہے جس کا دوسرا نمبر ہمارے دفتر میں برائے ریویو موصول ہوا ہے ۳۲ صفحوں کا رسالہ ہے اس میں اچھے اچھے مضامین درج ہیں ایک مضمون "اخبار نویسی اور مسخراپن" معاصرین کے غور کے لائق ہے۔ "ایک لڑکی کی فریاد" کا مضمون بھی عمدہ نظم میں ہے۔ امرت کلا کا ایک بڑا دلکش اور حیرت افزا قصہ درج ہے جو پڑھنے کے لائق ہے "آدمی بنانے کا مصالح" بھی ایک عجیب مضمون ہے "صدائے مفلس" بھی کچھ کم دلکش نہیں ہے۔ کچھ نظم بھی درج ہیں۔ غرضیکہ یہ رسالہ اپنی طرز کا عمدہ ہے۔ ناظرین کی توجہ کی لائق ہے اور قیمت بہت تھوڑی ہے۔ صرف معہ محصول بارہ آنے ۱۲/

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اہل اسلام ناحق بائبل میں اپنی صداقت کی دلیلیں ایسی باتوں سے نکالنے کی کوشش ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں مگر کوئی پورا ثبوت ان کو آج تک نہیں ملا۔

قولہ :- اس پیشگوئی میں عیسائیوں کے اُس اعتراض کا بھی جواب ہے کہ زیادتی مسلمانوں کی طرف سے ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے متعلق خدا کا کلام جو یسعیاہ نبی پر نازل ہوا کہتا ہے روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔

اقول :- یہ واقعہ ہرگز ہرگز اسلام کی شروع حالت میں نہ تھا۔ ذرا ایڈیٹر صاحب تبلائیں کہ کونسی تلواریں اسلام کے پیچھے تھیں جن سے وہ مکہ سے بھاگے تھے اور کس کی کھینچی ہوئی کمانیں تیار تھیں اور جنگ کی شدت وہاں پر کونسی ہو رہی تھی اگر ایسا حال ہوتا تو بھاگنے کی نوبت کہاں آتی وہ تو ایک دم ان تلواروں اور کمانوں کا لقمہ بن جاتے اور کونسا جنگ ہوا جس میں سے یا جس کی وجہ سے مکہ سے بھاگنا بتایا جاتا ہے ایک دوسرے موقعہ کی پیشگوئی کو اس موقعہ پر بے محل لگانا سراسر ناواقفی پر دلالت کرتی ہے۔

قولہ :- اس آیت میں قریش کو صریح الفاظ میں سنایا گیا تھا کہ جیسا فرعون اور اس کا لشکر ہلاک ہوا تھا۔ اُسی رنگ کی سزا تمہیں بھی ملے گی بس ایسا ہی ہوا۔ جس طرح فرعون اپنا لشکر لے کر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے تعاقب میں نکلا تھا۔ ایسا ہی ابوجہل جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرعون ہذہ الامۃ کا خطاب دیا تھا مسلمانوں کی ہجرت کے بعد اُن کے تعاقب میں ایک لشکر جرار لیکر نکلا اور جس طرح فرعون اپنے بہت سے ساتھیوں سمیت سمندر میں ہلاک ہوا اُسی طرح سے ملک عرب کا فرعون اپنے بہت سے ساتھیوں کے ساتھ ریگستان میں ہلاک ہوا۔

اقول :- کہاں کی باتیں کہاں جوڑی اور لگائی جاتی ہیں کجا معاملہ موسیٰ و فرعون کا اور کجا معاملہ عرب کی لوٹ مار کا۔ کہاں شاہ فرعون اور کہاں بے چارہ ابوجہل! کہاں دریائے قلزم اور کہاں عرب کا ریگستان! یہ نسبتیں تو کانگرہ تیلی اور راجہ بھوج کا مقابلہ بھی نہیں کرسکتیں۔

قولہ :- مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا ایک ایسا حصّہ جس میں شدید قسم کے عدو تھے ہلاک ہوا اور جو ہلاکت سے بچ رہے اُن سب نے بلا اکراہ انشراح صدر سے آخر اسلام قبول کیا۔

اقول :- ہاں صاحب وہ بے چارے ایسے وقت میں اسلام قبول نہ کرتے تو یقیناً تلوار کی بھینٹ ہوتے چار ناچار مرتا کیا نہ کرتا ان باقی ماندہ مظلوموں نے اسلام قبول کرنے کے سوا اور کیا کرنا تھا۔ یہ اس میں اسلام کی کچھ تیغی یا کی نہیں جاتی یا کچھ خوبی نہیں ٹھہرائی کہ مجبور کرکے اسلام منوایا جاوے اسی کو تو ہم اسلام کے پھیلنے کا اعلیٰ ذریعہ پاتے ہیں جس پر ہمارا اعتراض ہے اور یہی تو دین میں جبر ہے اس سے زیادہ اور کیا جبر ہوگا؟

قولہ :- اور پھر اسلام کی طرف سے جہاد بھی کیا۔

اقول :- خوب کیا کیونکہ مسلمان ہوتے ہی جہاد کی اچھی تعلیم کو اختیار کرلیا۔ پھر تو اُن کو مجبوری کرنا پڑا ہوگا۔ نہیں تو اپنے عزیزوں کے برخلاف کون لڑنا چاہتا ہے۔

قولہ :- یہ ایک ایسی فتح تھی جس کی نظیر حضرت موسےٰ علیہ السلام کیا کسی نبی کی سوانح عمری میں نہیں ملسکتی؟

اقول :- ہم اس پر صاد کرتے ہیں۔ کیونکہ درحقیقت کسی نبی نے دین کے واسطے جنگ نہیں کیا۔ یہ نبی ہونے کی خاص علامت محمد صاحب کی ہوگی۔ ۔ باقی آئندہ

اقتباس

آگ سے نکالی ہوئی لکڑی

ایک آدمی جو اپنے مسیحی ہونے سے پہلے بہت سی قسم کی بری عادتوں میں گرفتار تھا خدا کے کلام کے زور اور اثر سے پکڑا گیا اور متبدل ہو گیا اور اس کی تمام بری عادتیں اس سے چھوٹ گئیں اور وہ سچا مسیحی بن گیا۔ اس کے پرانے دوستوں میں سے ایک عزیز دوست اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے دوست آ چل اور میرے ساتھ تھوڑی سی شراب پی پر اس شخص نے اپنے دوست کو جواب دیا کہ تم جانتے ہو کہ ایک سوکھی ٹہنی اور ایک ہری ٹہنی میں فرق ہے۔ اگر ایک جلی ہوئی سوکھی لکڑی پر ایک آگ کا چنگارا گر پڑے تو وہ فوراً جل جائیگی لیکن ایک ہری ٹہنی جلدی جل نہیں سکتی۔ میں تم کو بتاتا ہوں کہ میرا حال جلی ہوئی لکڑی کی مانند تھا جو آگ میں سے جلتے جلتے نکالی جاوے اسلئے میں اب آزمائشوں سے بہت دور بھاگتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ پھر کہیں اس جلی لکڑی کو آگ نہ لگ جاوے۔ سچ ہے کہ بری عادتوں سے دور رہو کیونکہ وہ انسان کو برباد کر دیتی ہیں۔

نیم تولہ کلکتہ میں حال میں ایک سخت آتشزدگی سے چوب عمارتی کے کئی ایک احاطے جلکر راکھ ہو گئے ہیں۔ اس سے قریب ۲۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا ہے اور خبر ہے کہ کلکتہ کارپوریشن نے اس واردات کی مکمل تحقیقات کرنیکا حکم دیا ہے جو بیباک ہوگی اور معلوم کیا جائیگا کہ آگ کیسے لگی شرارت تھی یا کہ اتفاق تھا اور آئندہ احتیاط کی کیا تدابیر لازم ہیں۔

(اخبار عام)

مراسلات

ارکان ستہ

بائیبل کے الہامی پہلوؤں سے جو سلوک بعض مسیحی علماء اور محمدی نے کیا ہے مجھے اس کا شکوہ کرنا عبث ہے پر بائیبل کو جس نگاہ سے بائیبل کے دوست دیکھتے آئے ہیں اگرچہ ان کی زندگی کی تاثیر کیسی ہی محسوس کیوں نہ ہو۔ ان دوستوں میں سے قرآن عربی ایک ایسا دوست ضرور ہے جو ۲۳ کروڑ بنی کے سر بائیبل کے الہام کے مسئلے کے مقابل خم کرانے کی توفیق رکھتا ہے اور وہ بھی ان معانی کے الہام کے مقابل جو معانی اس نے تیرہ سو برس سے بائیبل کے الہام کو دے رکھے ہیں۔ حاضرین قرآن عربی کی بابت کچھ ہی خیال کریں پر قرآن عربی بائیبل کے الہامی دعاوی کو ایسے معانی میں مصدق ہے۔ جو معانی صرف بائیبل ہی سے متعلق ہیں اور محمدی علما خواہ بائیبل کے الہامی دعاوی کی تکذیب میں کیسے ہی بیحواس ہو جائیں پر کوئی ثابت نہیں کر سکتا ہے کہ وہ قرآن کی اس تعلیم سے منکر ہو سکتے ہیں جو بائیبل کے الہام پر آئی ہے۔

بائیبل کے انبیا خوابات میں کلام خدا پاتے تھے اور وہ کلام بائیبل کا حصہ ہے اور وہ رویتوں میں خدا کی آگاہی حاصل کیا کرتے تھے اس لئے بائیبل ان کی رویتوں کا مجموعہ ہے وہ فرشتوں سے خاص خاص پیغام پایا کرتے تھے اس لئے فرشتوں کے پیغامات کا مجموعہ ہے وہ براہ راست خدا سے مکالمہ کیا کرتے تھے اس لئے خدا اور انسان کے مکالموں کا مجموعہ ہے۔ ان کو غیب سے کلام حاصل ہوتا تھا اس وجہ سے بائیبل کلام غیب کا خزانہ ہے۔

قرآن نے بائیبل کے الہام کو اسی جگہ پر ختم نہیں کر دیا بلکہ الہام و کشف کے بیان میں ہی کمال کر کے دکھا دیا جو بائیبل نے صدیوں پیشتر کر دکھایا تھا وہ کمال کلام ربانی کے یسوع مسیح میں مجسم ہونے کا ہے۔ الہام کی یہ قسم اپنے معانی اور مطالب میں باقی تمام اقسام الہام پر فوقیت اور فضیلت رکھتی ہوئی دکھائی گئی ہے۔ کیونکہ الہام کی اس قسم میں کلام اللہ کو مریم مقدسہ میں القا کر کے اور اسے اللہ کی روح قرار دیکے اور اس کا نام عیسیٰ مسیح رکھ کے مصنف قرآن نے اسے انسانی جامہ پہنا دیا ہے اور اسے تمام فضیلت اور شرافت کی مسند پر بٹھا دیا ہے۔ اور یہ معاملہ ایسا ہے جس کی نظیر قرآن عربی میں معدوم ہے۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارے محمدی آبا و علماء و فضلاء مفسر و محدث بائیبل شریف کے الہامی دعوے کی تکذیب عام طور سے کرتے آئے ہیں پر سب نہیں پر اس امر میں ہمارے مسیحی علما بھی بے الزام نہیں ہیں۔ محمدی علماء کی مخالفت زیادہ تر قرآن عربی کے حقائق کی لاعلمی پر مبنی ہے ان کو ایسے طریق سے حقیقت زیر نظر کو دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا اور نہ ہمارے علما نے اس حقیقت کو ایسی صورت میں ان کے روبرو رکھا کہ وہ اس پر غور کریں پر کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہمارے آبا قرآن عربی کے واضح احکام کے مقابل اپنی بغاوت اور سرکشی کو دیکھکر خاک پر بیٹھ کر توبہ کرینگے؟ میں حاضرین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ قرآن عربی سے سرکشی نہیں کر سکتے ہیں اگر بادشاہ وقت سے سرکشی کریں تو کریں پر قرآن عربی سے نہیں۔

ہم محمدی صاحبان کی مذہبی غیرت سے واقف ہیں اور ان کا جوش و خروش کسی قوم سے چھپا نہیں ہے۔ اگر ان کو ان کے مسلمات کی حدود میں وہ کچھ ملجائے جو ہم لوگ انکو غیر قوم جانکر دینا چاہتے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس کی پہلے قدر و توقیر کرینگے جو ان کے مسلمات کی حد میں موجود ہے۔

باقی آئندہ

ویدک شائستگی

Somah prathamo vi-
vide gandharvo vi-
vide uttrah ;
Iritiyo agnishte pati-
turiyaste manushyajah.

سوامی جی کے معنے "اے عورت تجھ کو جو تیرا پہلا بیاہا خاوند ملتا ہے اُس کا نام کنوارپن وغیرہ اوصاف والا ہونے سے سوم ہے۔ جو دوسرا نیوگ سے حاصل ہوتا وہ گندھرو ایک عورت سے ہمبستری ہو چکنے سے گندھرو جو دو کے پیچھے تیسرا خاوند ہوتا ہے وہ بہت حرارت رکھنے سے اگنی نام والا اور جو تیسرے چوتھے سے لیکر گیارھویں تک نیوگ سے خاوند ہوتے ہیں وے منش نام سے موسوم ہوتے ہیں"۔ اس منتر کا لفظی ترجمہ ہے "سوم پہلے (تجھ سے) بیاہ کرتا ہے۔ اُس کے بعد گندھرو (تجھ سے) بیاہ کرتا ہے۔ تیرا تیسرا پتی اگنی ہے۔ تیرا چوتھا (پتی) انسان سے پیدا شدہ ہے"۔

اس کے بعد کے رچہ (۱۰: ۸۵: ۴۱) میں یوں لکھا ہے "سوم نے اُس ناری کو گندھرو کو دیا۔ گندھرو نے اُس کو اگنی کو دیا اگنی نے دھن پتر سمیت اس ناری کو مجھ کو دیا"۔

ان رچوں سے ویدک زمانے کے بیاہ کی ایک رسم ظاہر ہوتی ہے۔ پہلے سوم گندھرو اور اگنی دیوتاؤں کے نام پر کنیا کو مخصوص کر کے بعد کو انسان کے بیٹے کے سپرد کرتے تھے۔ چوتھا پتی (Manushyajá) یعنے انسان سے پیدا شدہ ہے۔ سو پہلے تین پتی نسل انسان نہیں ہیں یعنی دیوتے ہیں اگر وہ بھی انسان ہوتے جیسا سوامی جی کا خیال ہے تو چوتھے کا خاص لقب Manushyaja منوشیا جا نہ ہوتا۔ رچہ ۴۱ بھی یہی بات ظاہر کرتا ہے۔ پہلے لڑکی سوم کو ملی۔ سوم نے گندھرو کو دیا۔ گندھرو نے اگنی کو۔ اگنی نے دھن پتر سمیت مجھ کو دیا۔ سو پہلے تین پتی جنسیت میں غیر انسان ہیں اور چوتھا انسان ہے۔ دھن پتر سے اگنی دیوتا کی برکت سے دولت دھن پتر والی ہووے یہ مراد ہے نہ کہ اگنی نام کسی مرے ہوئے آدمی کے دھن اور اُسی آدمی سے پیدا شدہ بیٹے مراد ہے۔

پھر سوامی جی نے اس رچہ سے تیسرے چوتھے سے لیکر گیارھویں تک اُس بیچاری لڑکی کے لئے خاوند برآمد کئے۔ رچہ میں کونسا لفظ گیارہ کے لئے ہے سو فرما تو دیجئے؟

۷۔ اب سوامی جی کے نیوگ کی ایک اور ویدک شہادت دیتے ہیں۔ یہ ایک رچہ کا ایک ٹکڑا ہے۔

Anyamichchhasva
subhage patim mat

سوامی جی اس کا یوں ترجمہ کرتے ہیں "جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ اُسے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر کیونکہ مجھ سے تو اولاد نہیں ہوسکے گی" وغیرہ

یہ اقتباس رگوید ۱۰: ۱۰: ۱۰ کا آخری جملہ ہی کل رچہ یہ ہے۔

A'gha' ta' gachchhanu-
ttara yugani yatra jama-
yah krinavannajámi;
Upa varvrihi vrishama-
ya vahumanuyamich-
chhasva subhaye pati
mat.

دینی اعتقاد اور بات ہے قومیت اور بات ہے۔ اگرچہ ہم ویدک رشیوں کے دینی اعتقاد سے پورا پورا اتفاق نہیں کرسکتے ہیں۔ تاہم قومیت کے لحاظ سے ہم انہیں کی اولاد ہیں سو مناسب نہیں کہ ہم اپنے قدیم بزرگوں کے حق میں خواہ مخواہ کوئی بیہودہ اور بے بنیاد بات دل سے گھڑ کے کہیں۔ (باقی آئندہ)

رشی

پس رشیوں کے مدارج بھی ہوتے تھے۔ سب سے پہلے وہ مدارج تھے جن کو پورو رشی اور نوتن رشی کہتے ہیں۔ (رگوید ۱-۱۔ ۲۔ و دھیائے ۱۔۱ انواک ۱۔ سکت ۱۔ رچا ۲) یعنی قدیم و جدید رشی جنہیں قدیم رشی بھرگو اور انگرا س وغیرہ تھے غالباً ان سے وہی رشی مقصود ہیں جن کو دیگر مقامات میں پرجاپتی مہرشی اور برہم پتر کہتے ہیں (منو ۱: ۳۴ و ۳۵) اتریا برہمن میں ایک درجہ درمیانی رشیوں کا بھی مرقوم ہے یعنی گرتسمد۔ وشوامتر وامدیو اتری بھردواج۔ وششٹ (دیکھو اشولائن گریہیا سوتر ۴:۲۰ و ۴ ام ۱) اور نوتن رشی یعنی جدید رشی جو ان مذکورۃ الصدر رشیوں کے بعد ہوئے یہ مدارج غالباً زمانہ کے لحاظ سے ہے اور طاقت کے لحاظ سے بھی رشیوں میں مذکورہ بالا خوبیوں کے علاوہ اور بھی خوبیاں تھیں مثلاً وہ ترکالی کال درشی ہوا کرتے تھے یعنی حال ماضی اور مستقبل ہر سہ زمانہ کا حال اُن پر کھلا تھا (دیکھو دیاس) کسی کی خواہش ہی سے فوراً اُس کے پاس آجاتے تھے۔ جیسے دیاس کنتی کے خیال کرنے سے اور پرشو رام راجہ ہوتر واہن کے بات کرتے کرتے خیال ہی سے حاضر ہوگیا تھا (مہابھارت ادیوگ پرب ۱۷۷: ۱۱ سے ۲۸) اُن کی نظروں میں تمام خزانے زمین کے اندر کے کھلے ہوتے تھے اور اُن کو استعمال کرنے کی طاقت بھی رکھتے تھے۔ لیکن چونکہ اُن کے استعمال سے اُن کی تپسیا والی طاقت زائل ہوجانیکا احتمال ہوتا تھا اس لئے وہ اس کو استعمال میں نہیں لاسکتے تھے (دیکھو بھردواج) رشی لوگ اکٹھے ہوکر باہم کسی امر پر گفتگو یا بحث بھی کیا کرتے تھے جیسا کہ شیکھیتی رشی کی کٹیا میں اور بھی رشی موجود تھے اور انہوں نے امبا کے معاملہ باہم گفتگو اور مشورہ کیا (مہابھارت ادیوگ پرب ۱۷۵: ۳۲، ۱۷۶: ۱ سے ۱۱۔ ۱۷۷: ۱ سے ۱۰) رشیوں کی بیویوں کو سال سے زیادہ حمل رہتا تھا (دیکھو اگستیہ) باقی آئندہ۔

بپٹسٹ مشن ہول ضلع گوڑگانوہ کے گرجہ کی مخصوصیت

آج مورخہ ۲۹ ماہ مارچ ۱۹۱۰ء بوقت ۳ بجے شام کو بپٹسٹ ہول کی کلیسیہ کا گرجہ مخصوص ہوا۔

بپٹسٹ مشن ہول کے کارندے اپنے جھنڈے لیکر اور گیت خدا کی تعریف میں گاتے ہوئے آئے اور بپٹسٹ زنانہ مشن سلامت پور کی طرف سے لڑکیاں جھنڈے جھنڈیاں لیکر آئیں۔ نیز مس جی۔ ایم۔ فلیچر صاحبہ اور مس ایم ینگ صاحبہ بڑی اُمنگ کیساتھ لڑکیوں کو لائیں اور بپٹسٹ زنانہ ہسپتال سے مستورات اور ڈاکٹرنی مس صاحبہ آئیں۔

باہر کے علاقہ سے جناب بزرگ پادری ایچ۔ جے ٹامس صاحب دہلی اور اُن کی میم صاحبہ۔ مسٹر ینگ صاحب دہلی گڑہ کے مسٹر لینگ صاحب اور اُن کی میم صاحبہ۔ پادری میور صاحب سکندرہ ایس پی جی مشن۔ پادری جوئل واعظ لال صاحب ایم اے دہلی۔ ڈاکٹر سائل ڈیوڈ صاحب دہلی۔ مسٹر اینڈرسن مس مدن صاحب ایگزیکٹو انجنیئر نہر۔ پادری لال محمد صاحب دہلی۔ ان سب صاحبان کو کلیسیا نے دعوت دی کہ ہماری کلیسیا کو آپ لوگ رونق دیویں اور ہول کے رؤسا ہندو و مسلمان صاحب بھی جناب بزرگ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گوڑگانوں نے گرجہ کو مخصوص کیا۔

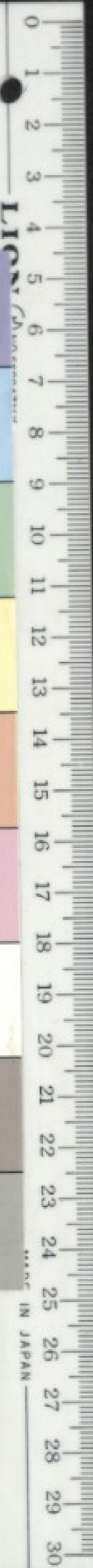
گرجہ بالکل بند تھا اور تمام دروازہ اور کھڑکیاں بھی بند تھیں۔ پہلے خداوند کی تعریف میں گیت گرجہ کے باہر ہی دروازہ پر گایا گیا۔ اول ہمارے بھائی لال چند صاحب فرید آباد کے ہاتھ میں گرجہ کی چابی تھی۔ انہوں نے کلیسیا کی تمنا ظاہر کی کہ ایک عرصہ سے اس عمارت کے لئے کلیسیا چندہ جمع کر رہی تھی اور دعا پر دعا کی ایک مقدس ہیکل پختہ تیار ہو جاوے۔ جس کے لئے خدا کا شکریہ ادا کیا کہ آج یہ مقدس ہیکل بالکل تیار ہے۔ بابو تند کشور صاحب ہوڈل دعا کی شکرگزاری کی بعد دعا کے بابو لال چند صاحب نے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گوڑگانوہ کو گرجہ کی چابی خدا باپ خدا بیٹے اور روح القدس کے نام سے دی اور صاحب موصوف نے نہایت ادب کیساتھ چابی کو لیکر گرجہ کا دروازہ کھولا اور انگریزی زبان میں انہوں نے فرمایا میں خدا باپ خدا بیٹے اور روح پاک کے نام سے اس ہیکل کے دروازہ کو کھولتا ہوں تمام صاحبان جو باہر کھڑے تھے جگہوں پر بیٹھ گئے۔

جناب بزرگ پادری ایف ڈبلیو جیل صاحب جو کہ ہماری کلیسیا کے پاسبان ہیں انہوں نے خداوند کی دعا کی بعد ازاں گیت گایا گیا۔ کلام سے آئتیں پڑہیں بعد ایک گیت جو کہ مسز ایم۔ ای جیل صاحب نے بنایا انگریزی راگ کیساتھ گایا بعد ازاں ہمارے سیکرٹری صاحب بنام فرنیل صاحب نے کلیسیا کے کل مجموعہ کا اور ہیکل کی تعمیر کا خرچ سنایا۔ کہ کل روپیہ جو موجود تھا وہ ۲۵۸-۰-۰ روپیہ تھا لیکن جب مستری ٹھیکہ دار نے بل پیش کیا وہ ۲۶۰-۱۰-۲۴۴ روپیہ تھا اور۔ اور علاوہ خرچہ جو کلیسیا کو دینا تھا وہ ۲۰۱-۴-۱۰ تھا پس کلیسیا دعا پر دعا خدا سے کر رہی تھی اور گرجہ میں اُسی وقت چندہ لیا گیا اور ہر ایک شخص کا اُس وقت خدا سے دعا کر رہے تھے کہ اے خداوند اپنی برکت اس وقت نازل فرما۔ پس خدا قادر نے اپنے لوگوں کی منت پر دھیان دیا اور دعا کو قبول فرمایا اور چندہ جو اس وقت ہوا اُس کی رقم کل ۲۰۱-۴-۱ تھی اور یہ رقم اسی وقت پوری ادا ہوئی۔ نیز سامان جو گرجہ میں ہے وہ جناب پادری ایف ڈبلیو جیل صاحب کی میم صاحبہ کے والد صاحب مسٹر جی۔ جے۔ وکلفیلڈ صاحب ولائت سے اپنی میم صاحبہ کے انتقال ہونے کی یادگاری میں گرجہ کی بنچوں کے لئے روپیہ ۵۰ عنایت کئے جس کے لئے کلیسیا نہایت ہی شکرگزار ہے۔ نیز مسٹر ایف ڈبلیو جیل صاحب اور مسز ایم۔ ای جیل صاحبہ نے مسز جی۔ جے۔ وکلفیلڈ صاحبہ مرحومہ کی یادگاری میں اپنی طرف سے ۲۰۰ روپیہ گرجہ کی پلپٹ کی میز اور کرسی کے واسطے دیئے جو کہ سے بن کر آویگی۔ نیز مس ایم کومب صاحبہ جو کلیسیا ہول کی خزانچی تھیں جو رخصت میں ولایت گئی ہوئی ہیں۔ انہوں نے ۳ بڑے لیمپ عنایت کئے اور ۲۵ روپیہ نقد سو کلیسیا نہایت شکرگزار ہے۔

جناب پادری جوئل واعظ لعل صاحب نے دعا کی۔ بعد ازاں گیت گایا گیا۔

جناب پادری ایچ۔ جے ٹامس صاحب دہلی نے خدا کا شکریہ کیا۔ بندوں کی اُمید آج پوری ہوئی۔ بیان کیا کہ اول پلول میں بزرگ جیمس اسمتھ صاحب مرحوم نے یہاں پر کام کیا اور مدہن داس یہاں پر مدرسہ پڑہاتا تھا اور بستی میں رہتا تھا اور وہ دعا کرتا تھا کہ یہاں سے خدا لوگوں کو اپنی قوم میں شریک کرنے کے لئے چن لیوے چنانچہ ۱۸۶۶ء میں ایک شخص عیسائی ہوا اور اگست ۱۳ ۱۸۶۶ء میں تین آدمی عیسائی ہوئے۔ چنانچہ عنایت مسیح۔ لوقا۔ اور تھاخیل داس۔ عنایت مسیح نے تعلیم حاصل کر کے مسیح کے کام کی بشارت کرتا ہوا فوت ہو گیا۔ لوقا جو اب تک مسیح کی خدمت میں مشغول ہے۔ تھاخیل داس جو قصبہ ہول کے ۔۔۔۔ کی بستی میں سے مسیحی ہوا وہ خدا کے فضل سے آج تک خداوند کی خدمت کرتا رہا اور یہاں تک وہ بلند کیا گیا کہ وہ آج پادری جارج اسمتھ صاحب کھڑے کا داہنا ہاتھ بن رہا ہے۔

۱۸۸۶ء میں منشی یوسف سلیمان صاحب جو میری عمر میرے ساتھ کام کرنے اور دیکھنے کو آیا کرتے تھے اور وہ آج خداوند کے فضل سے اس وقت ہمارے بیچ بیٹھا ہوا ہے۔ موہن داس کا پھل چار مسیحی تھے اور اُس کا بھاری پھل یہ یہاں پر خداوند کی کلیسیا ہے اور اس کی پاک ہیکل ہے میں آج ہم بیٹھے ہیں۔ جب پھل پکتے تو وہ پھل میں بہت سے چھوٹے چھوٹے بیج بھی ہوتے ہیں۔ اور جب ان بیجوں کو بوتے ہیں تو بہت سے بیج اور پھل ہوتے ہیں اسی طرح



اس وقت اس کلیسیا میں بہت بیچ ہے اور یہ تمام ہول میں بویا جاوے تاکہ اور پھل پیدا ہووے۔

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گوڑگانوہ نے انگریزی زبان میں درس دیا کہ اول ہی اوّل قصبہ ہول پیتی پیچ میں تھا۔ اور بعد اُس کے مسلمانوں کے ہاتھ میں آیا اور اُس کے بعد انگریزوں کے ہاتھ میں لیکن ان میں سے کسی نے کوئی دینی یادگاری میں ایسی عمارت نہیں بنائی جو بطور یادگار کے ہو لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت بپٹسٹ مشن کے متعلق مردانہ ہسپتال اور زنانہ مشن کا ہسپتال اور سلامت پور لڑکیوں کا اسکول اور سب سے بھاری یادگاری اس مقدس ہیکل کے بننے سے ہے جسکو ہر ایک دور سے دیکھ سکتا ہے اور جس کے اندر ہر ایک آسکتا ہے۔

سب سے آخر میں ہمارے بزرگ پادری دیب صاحب سکندرہ نے دعا کی ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل خدا باپ کی محبت پاک روح کی رفاقت سارے مسیحیوں کے ساتھ ہووے آمین۔

اے ناظرین نورافشاں بندہ کی درخواست ہے کہ ابھی تک بھی برج گھنٹہ اور دونوں طرف کے برآمدہ نہیں بنے ہیں آپ سب صاحبان خدا سے دعا کریں کہ باقی عمارت بھی تیار ہوجاوے اور جب یہ تیار ہوگی میں پھر اطلاع دونگا۔

راقم آپ کا فرمانبردار آر۔ بے۔ سالومن بپٹسٹ مشن ڈسپنسری فتح پور بلوچ ضلع دہلی۔

یورپین انجنیروں نے حال میں ایک نئی اولوالعزمی کا بیڑہ اُٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ بحیرہ بالٹک کے نیچے ایک سرنگ لگاکر ڈنمارک اور سویڈن کو پختہ کریں گے اُس سرنگ میں سلسلہ ریلوے جاری ہوگا اور عہدہ تجارت کے جنگی پہلو سے بھی اُس کی بہت قدر کی جاتی ہے انجنیری کی اعلیٰ ترقی کے لحاظ سے بیشک قابل اعتبار ہے ورنہ شیخ چلیوں کا خیال ہے۔

میں کیوں مسیحی ہوا

عام خیال جو اس وقت رائج ہے جو پھیلا ہوا ہے جو لوگوں کے دلوں میں بڑی سرگرمی اور جوش وخروش سے گشت کر رہا ہے اور جو تمام مذاہب کے فرقوں میں گونج رہا ہے خصوصاً اس ہندوستان میں وہ یہ ہے کہ لوگ بوجوہ چند مسیحی ہوجاتے ہیں اور وہ اسباب یہ بتائے جاتے ہیں۔ زن۔ زور زر۔

اب سُنئے مجھے ان تینوں سے کوئی سروکار نہیں نہ تو میں کسی کا والا و دیوانہ تھا۔ نہ کسی کی زلف مشکین کا ستانہ تھا۔ نہ کسی ماہ طلعت کی محبت کے سانپ نے ڈسا تھا۔ نہ کسی پری پیکر کا عشق دل میں بسا تھا چشم مخمور کا گھایل نہ تھا کسی خوش شمائل کا مائل نہ تھا یہ دل کسی کے عشق میں پھنسا ہوا نہ تھا۔ میں آپے میں تھا کچھ مجبور نہ تھا قصہ مختصر خود فراموش نہ تھا شراب شوق سے مدہوش نہ تھا۔ اس لئے نہیں کہ میں دنیا سے نرالا تھا بلکہ اس لئے کہ میں بی بی والا تھا میرے ایک بی بی اور چار بچے موجود ہیں۔ جو میرے ساتھ خدا کے فضل وکرم سے مسیحی دائرے میں داخل ہوئے میں نے شہر لکھنؤ مقام ظہور بخش میں بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۰۹ء کو بپتسمہ پایا اور مشرف بہ مسیحیت ہوکر صراط مستقیم کو حاصل کیا۔

اب سُنئے دوسری بات زور ہے۔ یہ نا جائز دباؤ نہ مجھ پر پہلے تھا نہ اب ہے۔ میری خود مختیاری اور آزادی کی عنان میرے قبضہ میں ہے۔ زبردستی کا جوا مجھ پر نہیں رکھا گیا بیچارگی کی کال کوٹھری سے میں آزاد رہا۔ زور وظلم کی جو آگ کے میں حوالہ نہیں کیا گیا۔ جبر کے بندی خانہ سے میں کوسوں دور رہا۔ تشدد کی تلوار مجھ سے الگ رہی۔ نہ ڈرا دوا نہ دھمکی نہ گھڑکی نہ جھڑکی۔

نہ تاریخ نہ واؤں گھات۔ نہ شور وسازوری۔ نہ مارا ماری میں ان سب باتوں سے الگ تھلگ رہا اور یہ سب باتیں مجھ سے جُدا رہیں

مشفق من اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ مار مار کے ہری بلائی جائے۔ وہ دن گذر گئے جب تلوار کی دھار سے مذہب پھیلایا جاتا تھا۔ اب تو راضی خوشی کا سودا ہے۔ دیکھو بھال کے جانچ پڑتال کے اگر سمجھ میں آئے قبول کرو ورنہ خانہ آباد و دولت زیادہ۔ اب رہی تیسری بات زر اس کے فقط اتنا لکھنا کافی ہوگا کہ میں جس طرح مسیحی ہونے سے پہلے محنت شاقہ کرکے اس کو حاصل کرتا تھا اُسی طرح یہ اب بھی گاڑھی کمائی سے یہ ذوات شریف میرے ہتے لگتے ہیں۔ نہ درخت میں پھلتے ہیں کہ توڑ لاؤں نہ بکھرے پڑے ہیں کہ سمیٹ لاؤں نہ چھتراے گئے ہیں کہ ٹبور لاؤں۔ نہ مسیحی ہونے سے میرے نام کوئی جاگیر ہوگئی۔ نہ بیٹھے بٹھائے کی کوئی تنخواہ جاری ہوئی نہ کوئی وثیقہ ملا نہ گاؤں گراؤں۔ نہ کوئی حویلی پائی نہ ہنڈی نہ کوئی سرخط ملا نہ پٹہ دوامی۔ الغرض دنیا وی ٹیم ٹام لاؤ لشکر جاہ وحشمت۔ کروفر۔ ٹھاٹ باٹ ہیچ وہیچ تو خاک نہ پائی ہاں اگر ہاتھ آئی تو ایک شے یعنی روحانی سیری جسکے لئے فقط اتنا لکھنا کافی ہوگا۔ کہ:-

گر کسے وصف او زمن پرسد
بیدل از بے نشاں چہ گوید باز
عاشقان کشتگان معشوق اند
بر نیاید ز کشتگان آواز

باقی آیندہ

اسفر العباد سعید شاہ صبر از لکھنؤ ظہور بخش۔ سی۔ ایم۔ ایس

جلسہ الوداعی

Rev: S. M. Gillam صاحب کے بروز پیر تاریخ ۲۸ مارچ برہسپور کے چرچ میں Z. M. Society کی طرف سے ہوا جس میں قریب ۲۵۰ آدمی حاضر تھے جو پادری صاحب موصوف کی جدائی پر افسوس کرتے تھے۔

اور جن کے کلیجے بہ سبب رنج و غم کے پاش پاش ہو رہے تھے اگرچہ آپ کی مفارقت کے رنج کے سبب سے دل پر سخت صدمہ پڑا تھا۔ مگر تو بھی سب لوگ آپکی حمد و ثنا میں دل و جان سے تر زبان تھا جلسہ پروگرام کے مطابق شروع ہوا اور اُسی کے بموجب ختم ہوا۔

پروگرام

دعا ـ Rev. G. L. Lal گیت ۲۷۰ 270

اڈریس ـ میر مجلس (مادھو لعل) گیت ـ مس فلورنس اور اُن کے معاون ـ اڈریس ـ سموئیل گرونتھر ـ اڈریس ـ اے بی ملاّل گیت ـ مسٹر اور مسز ڈبلیو ـ ایل ہیمفیل ـ اڈریس ـ ماسٹر ٹی ایل پرشاد ـ اڈریس فضل مسیح ـ اڈریس ـ ہیری میکلے ـ نظم ـ دیا نند ـ گیت ـ بنتھانیل اور جہایہ سنگھ ـ قصیدے سندر لعل اور ایچ پی بی ایسی A. G. B. Mann تعریف روضہ تاج گنج ـ مادھو لعل ـ دیا نند ـ فضل مسیح ـ نبو عو سنگھ ـ

بعد ازاں پادری Rev. C. H. Bandy صاحب نے برکت دیکر رخصت کیا۔

Madho Lall Bashpore.
Fatehgarh

ایڈریس پادری گلم صاحب کی الوداعی میں

نظم بعد تشریح مراتب اشتیاق و آرزومندی کے تعزیت کے مضمون سے آنسو بھی بہاتا ہے اور کچھ خوشی میں اگر مبارکبادی کا مضمون زبان پر لاتا ہے کہ زمانے میں خوشی و غم دونوں کا چولی اور دامن کا ساتھ ہے اور دنیا میں دھوپ چھاؤں کی طرح شادی کے ہاتھ میں ماتم کا ہاتھ ہے۔ دو پھول ایک ہی شاخ میں ہوتے ہیں۔ ایک دولہا دولہن کے سہرے کے کام آتا ہے اور دوسرا میّت کی تربت پر چڑھایا جاتا ہے۔ اور دو موتی ایک ہی سیپ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایک بادشاہ کے تاج میں لگانے میں۔ دوسرے کو مسیکر دوا میں ملاتے ہیں۔ ایک ہی کافور سے دو شمعیں بنتی ہیں۔ ایک محفل رقص کے کام آتی ہے دوسری مردے کے مزار پہ جلائی جاتی ہے۔ چمن میں اگر گل کھِل کھِلا کر ہنستی ہے شبنم بے اختیار اُس کے ہنسنے پر روتی ہے جس باغ میں خزاں ہے وہاں بہار بھی ہے۔ اور جہاں گل ہو وہاں خار بھی ہے۔ بادام کے پوست کو دیکھئے کہ نرمی اور سختی ایک ہی جگہ نمودار ہیں۔ برف کو سوچئے تو گرمی اور سردی اُس کے ساتھ ہی موجود ہے۔ سرخی اور زردی گل رعنا کی دلیل ہے تقدیر نے اگر صبح کو ماتمی لباس خوشی کا پہنایا تو شام کیوں اُٹھ جا صدمہ یاہ ماتمی نہ بنایا حاصل کلام یہ ہے کہ آپ نے عین موسم بہار میں ہم لوگوں کو رخصت فرمائی۔ اور اس گلشن بہار میں جہاں آپکی بدولت مرغان خوش الحان چہک رہے تھے۔ آپ کی الوداعی کی خبر سنتے ہی کرگس۔ زاغ۔ زغن اور بوم بول رہے ہیں۔ گویا اس گردش لیل و نہار نے خزاں اور بہار کا تماشا دکھایا اور اس غم سے جتنا رُلایا تھا آپ کی تندرستی کی خبر نے اُتنا ہی ہنسایا۔ اور اس افسوس میں آسمان جو ماتمی لباس پہنے ہوئے نظر آیا تو اسی دم شفق کی سرخی نے خوشی کا رنگ بھی دکھایا یعنی ہمارے مہربان پادری گلم صاحب جو کہ ہمارے رنج و راحت میں اس طرح سے شریک تھے جیسے شیر و شکر کہ اُنہوں نے نہ دن کو دن خیال کیا اور نہ رات کو رات سمجھا بلکہ شب و روز یہاں تک محنت اور مشقت ہم لوگوں کی خاطر گوارا کی کہ آخرکار ہماری بیماریوں کو اپنی تندرستی سے تبدیل کر لیا اور جس کا انجام آج یہ ہوا کہ وہ بے چارے ہم لوگوں سے رخصت ہوتے ہیں جسکے افسوس میں ہماری آنکھوں سے خون کی نمیاں جاری ہے۔ اے ہماری آرزو کے پودے اور ہماری دلی امید کی کونپل جس کو کہ ہم نے اپنے اشکوں سے تر و تازہ کیا تھا۔ افسوس! افسوس!! افسوس!!! کہ پیشتر اس کے کہ ہم تیرے پھلوں کو کھا کے اپنے دل بے تاب و طاقت کو فرحت دیں گردش زماں نے ہماری آرزوؤں کے پودے کو اس طرح بیخ و بن سے ہلا دیا۔ کہ جس کی آج ہم کو حیران اور پریشان ہو کے جدائی گوارا کرنی پڑی اب اے سمندر کی لہر ہم اپنے آرزو کے پودے کو تیرے ہاتھ میں سپرد کرتے ہیں کہ تو اس کو صحیح و سلامت اپنے منزل مقصود کو پہونچا دے تاکہ وہ اپنے گوہر مراد کو حاصل کرے اب بہ سبب رنج کے طاقت گویائی ہی رخصت ہو گئی نہیں تو یہ معروض کیا اگر دفتر کے دفتر لکھوں تو بھی نہیں آپ کے احسانوں سے سبکدوش نہیں ہو سکتا ہوں۔ لہٰذا دعا پر ختم کرتا ہوں۔

عمرش دراز باشش سالہا ـ ہزار ماہ بہ ماہ ہزار سال

بقلم ـ مادھو لعل پریزیڈنٹ جلسہ ـ فرخ آباد

انتقال پُر ملال

کمال افسوس و رنج کیساتھ عرض ہے کہ ماہ حال ۵ر تاریخ صبح کو قریب تین بجے رات کے قریب صبح تھی کہ جناب پادری کیمبل صاحب امریکن مشنری کی میم صاحبہ اس دنیا فانی سے کوچ کر کے ملک جاودانی کو رحلت کر گئیں اور اپنے عزیز خاوند اور دو بچوں کو اور ہمشیرہ میکائلی و پادری صاحب کو غم میں چھوڑ گئیں۔ ہمراہ اُن کے جنازہ کے قریب ۱۵۰ اشخاص تھے ـ دیسی ولایتی و طلبائے مشن اسکول تھے پہلے عبادت پادری صاحب کے بنگلہ پر پادری ولیمز صاحب نے کی اور چند کلمات تسلی آمیز بھائی لعبو مل نے بھی بیان کئے۔ اور بعد کو ڈاکٹر ٹی۔ ایل سکاٹ ایل۔ ایل ڈی اور ڈی۔ ڈی جو کہ حال میں سہارنپور کالج کے پرنسپل ہیں۔ دعا اور برکت کیساتھ میم صاحب کو ۷ر اپریل ۵ بجے صبح دفنایا۔ میم صاحب مرد خدا تھی۔ نیک حلیم۔ فروتن۔ مہربان سچی زندگی کا اول نمونہ دکھانے والی دہر دلعزیز تھیں تمام لوگ ان کے واسطے اُس موقعہ پر آنسوؤں کے پرنالے بہاتے تھے بچے کی عمر ایک لڑکی چار سالہ بنام روت دوسری لڑکی ڈیڑھ برس کی جو پہلوتی



عزیزو ہمیں بھی موت کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ تاکہ جلد ہم اپنے خداوند مسیح کی گود میں آرام کریں اور جلالی یروشلیم میں داخل ہوکر سنہیلا تاج حاصل کریں۔

اب عرض ہے کہ ناظرین ان غمزدوں کیلئے دعا کریں۔

راقم مسیح میں آپکا خادم ایلڈ گوبند رام یو۔پی مشن جہلم

حرص

آسودہ زیر چرخ نہیں آشنائے حرص
دن میں ہزار در جو پھرائے گدائے حرص
انسان نہ ہو ذلیل زمانے کے ہاتھ سے
ذلت کسی کو نہ کوئی دیوے سوائے حرص
اپنے سوا کسی کو نہ پایا حریص حیف
کی قطع روزگار نے مجھ پہ قبائے حرص
اوقات ہر طرح سے بخوبی بسر ہو سوز
پر درمیاں نہ ہووے بشر جیکی پائے حرص
سید محمد میر سوز

دنیا میں ربہ مجھے کب تک پھرائے حرص
یارب قناعت آئے کہیں جلد جائے حرص
دنیا کی ساری خاک اگر ہو غذائے حرص
ویسی ہی اے حریص رہے اشتہائے حرص
توڑوں جو اپنے پائے طلب فائدہ نہیں۔
تدبیر وہ کروں کہ شکستہ ہو پائے حرص۔
ہے کشتی نجات قناعت ہی غافلو
ڈوبیں گے بحر غم میں جو ہیں آشنائے حرص
خواجہ اہل الخریش ناتخ

انسان کو خوار کرتی ہے یہ بد بلائے حرص
کوئی نہ ہو نیا ہم خدا مبتلائے حرص
اس حرص سے خراب ہے دنیا و آخرت
دل میں اگر ہو تیر تو بہتر بجائے حرص
جس سے ذلیل و خوار ہو رسوا ہو اور خراب
وہ ہے بیہوش سن تو ذرا ماجرائے حرص
شمشیر آب وار رضا یا قضا سنبھال
پر قطع کر تو اس سے ذرا دست و پائے حرص
اس حرص کو جلا تو توکل کی آگ سے ✦۔
دے اس طرح تو حرص کو اے دل سزائے حرص
مت خوف کر تو عاشق متوکل خدا۔
کیا منہ ہے تیرے سامنے جو سر اٹھائے حرص
پنڈت گھنیا لال۔	از رسالہ رفیق

ملک کنعان کی سیر

دمشق سے بہ طرف ناصرت

۲ دسمبر ناصرت روانہ ہونے کے واسطے میں ہوٹل سے صبح ساڑھے ۷ بجے اسٹیشن پر پہونچا۔ سردی کا وقت تھا۔ ایک جگہ آگ تاپ رہے تھے میں بھی وہاں جا کھڑا ہوا۔ ایک مسلمان آیا اور آگ اٹھا کر اندر لے گیا میں بھی اُن کے ساتھ ہولیا ایک یوروپین صاحب اور اُن کی میم صاحبہ بھی تھیں۔ اُس مسلمان نے کسی کو اندر نہ آنے دیا۔ بلکہ جو اندر گئے اُن کو نکال دیا میں اور وہ یوروپین میم صاحبہ اندر چلے گئے اُس نے ہمیں نہ نکالا کئی آدمی چارپائیوں پر لیٹے ہوئے تھے۔ مجھے ہندوستان کا خیال کرکے حیرت ہوئی کہ میم صاحبہ کو دیکھکر کسی نے بھی اپنی جگہ سے جنبش نہ کی۔ بلکہ خود میم صاحبہ ایسی ڈرتی تھی کہ میں نے انگریزی میں اُس سے کئی بار کہا کہ بیٹھ جائے مگر وہ خوف کے مارے نہ بیٹھی کہ شاید کوئی بے عزت کرکے اٹھا دیگا کیونکہ محمدی ہیں۔ اُس مسلمان نے میم صاحبہ کے صاحب اور دوسرے لوگوں کو دھکے دیکر نکال دیا تھا۔ جب ٹکٹ کا وقت آیا تو وہی بیروت والی بدانتظامی بس جگہ سے حجاز ریلوے شروع ہوتی ہے

باقی آئندہ

مضامین

فروتنی

اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم بڑے گناہ نہیں کرتے یا اپنے گناہوں کے چھپانے میں ایسی کوشش بلیغ کرتے ہیں کہ اسے اور کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ اگر حالت یہ ہو تو پھر ہم کیسے راستباز ٹھہر سکتے ہیں جواب یہ ہے کہ منسوب شدہ راستبازی سے اگر اپنے جرم کی سزا بھگتنے کی نوبت آتی تو ہم ہلاک ہو جاتے پر ہماری سزا مسیح نے اٹھائی بس جو کوئی مسیح کو قبول کرتا ہے کہ مسیح میرے لئے موا۔ درحقیقت اُس کو یہ راستبازی منسوب ہوتی ہے۔ اس راستبازی کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے ہمارے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ ان فقیہوں کی راستبازی کیا تھی کیا وہ چرچ میں جایا نہ کرتے تھے۔ کیا وہ خیرات نہ دیتے تھے کیا وہ وعظ و نصیحت نہ سنتے تھے۔ ہاں وہ بہت کچھ کرتے تھے تو پھر ان سے زیادہ ہماری راستبازی کیسے ہو سکتی ہے اس کا خاص مقصود یہ ہے کہ وہ دل سے نہیں کرتے تھے۔ پر سچے مسیحی کے سب کام دل سے ہونے چاہئیں اس لئے کہ ہم مسیح پر ایمان لا کر دل سے وہ کام کرتے ہیں جو ہمیں کرنا لازم و واجب ہے۔

نجات کا مقصد یہ ہے کہ ہم خدا کی صورت پر بنتے جائیں۔ گو اس کا کمال اس جہان میں نہ ہو پر یاد رہے کہ خداوند کا کفارہ ہر حال میں ہمارا مددگار و معاون ہے ہم گرتے تو ہیں پر پڑا رہنا بُرا ہے۔ کیونکہ اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم اٹھیں اور کھڑے ہوں کیونکہ خداوند ہمارا معاون ہے۔

(از پادری ایف۔ ڈبلیو ہنٹس صاحب پرنسپل ڈیونٹی کالج الہ آباد۔)

انتخاب الاخبارات

مسٹر جیکسن کی مفید یادگار

ضلع بلگام کے سرآوردہ ہندوؤں نے مسٹر جیکسن کلکٹر ناسک جو ایک انارکسٹ کے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے کی یادگار میں ایک انگریزی سکول قائم کرنیکا ارادہ کیا ہے اور اس کے لئے فنڈ بھی جاری کر دیا ہے۔ جس میں بہت سا روپیہ جمع بھی ہو گیا ہے مسٹر جیکسن کی یہ دائمی ایک نہایت موزوں یادگار ہوگی کیونکہ مسٹر موصوف ایک اعلیٰ درجے کے فاضل اور سنسکرت دان پنڈت سے بڑھکر تھے اور ان کی یادگار بھی لوگوں میں تعلیم اور روشن خیال پیدا کرنے والی چاہیے۔ افسوس ہے کہ شمس العالم کی تعلیمی یادگار کے قائم کرنے کے لئے جو فنڈ کلکتہ میں کھولا گیا تھا اُس میں اب تک مسلمانوں نے برائے نام چندہ دیا ہے۔ (ہندوستان)

بدھوں کا عظیم الشان جلسہ

بدھوں کے نقطہ خیال سے اگلا سال اس وجہ سے خاص طور پر قابل یادگار اور مقدس ہوگا کہ مہاتما بدھ کو پورن گیان حاصل کئے ہوئے اگلے سال پورے ۲۵۰۰ برس ہو جاوینگے اخبار انڈین مرر کلکتہ خوش اعتقادی سے لکھتا ہے کہ سال آئندہ میں عجیب و غریب تغیرات ہونگے۔ بہر حال بدھوں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال ایک عظیم الشان جلسہ بنارس یا گیا میں منعقد کیا جاوے جس میں تمام دنیا کے سرآوردہ بدھ شامل ہوں۔ ایک طرف حال میں مہاتما بدھ کے پھولوں کا دستیاب ہونا دوسری طرف اُن کی ۲۵۰۰ برس کی سالگرہ کا آنا بدھوں کی نظروں میں عجیب دلچسپ نظارہ ہے۔ (ہندوستان)

لاہور میں بازاری عورتوں کا سوال

یہ سوال ایسا ناگوار ہے کہ باوجود کئی کوششوں کے اب تک تسلی بخش طور پر حل نہیں ہو سکا۔ چند سال ہوئے کہ جب یہ تحریک کی گئی تھی کہ انارکلی اور گرد و نواح سے بازاری عورتوں کو اُٹھا دیا جاوے کیونکہ قریباً تمام کالج اور سکول انارکلی کے قرب وجوار میں واقعہ ہیں اور نوجوان طلباء کی اخلاقی بہبودی کا تقاضا ہے کہ یہ ناپاک ترغیب اُن کے رستہ سے دور کی جاوے۔ یہ تحریک کچھ عرصہ زندہ رہی لیکن بلا کامیابی حاصل کئے بند ہو گئی۔ اب خوشی کی بات ہے کہ یہ تحریک پھر شروع ہوئی ہے اور سابق سے بہتر اور زیادہ حوصلہ افزا حالات میں پیدا ہوئی ہے۔ لاہور کے تمام کالجوں کے پرنسپل صاحبان نے پنجاب یونیورسٹی سے درخواست کی ہے کہ ایسی تجاویز عمل میں لائی جاویں جن سے بازاری عورتیں کالجوں اور بورڈنگ ہوسوں سے دور کیجاویں۔ پرنسپل صاحبان کی اس درخواست پر پنجاب یونیورسٹی نے ایک کمیٹی جس میں یوروپین اور ہندوستانی شامل ہیں قائم کی ہے اور وہ حکام کی خدمت میں عرض کرے گی کہ یونیورسٹی کی رائے میں کالجوں اور بورڈنگ ہوسوں کے گرد و نواح میں بازاری عورتوں کو رہنے کی اجازت نہ ہونی چاہیے لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر شٹیلیر صاحب پنجاب یونیورسٹی کے ممبر ہیں اور سرلوئی ڈین صاحب یونیورسٹی کے چانسلر یعنی افسر اعلیٰ ہیں امید ہے کہ دونوں اصحاب اس درخواست کو جو اُن کی خدمت میں کی گئی ہے شرف قبولیت بخشیں گے۔ اور انارکلی کو بازاری عورتوں سے پاک کئے جانیکے سوال کو ہمیشہ کے لئے حل فرماویں گے۔

انسان کی بھینٹ

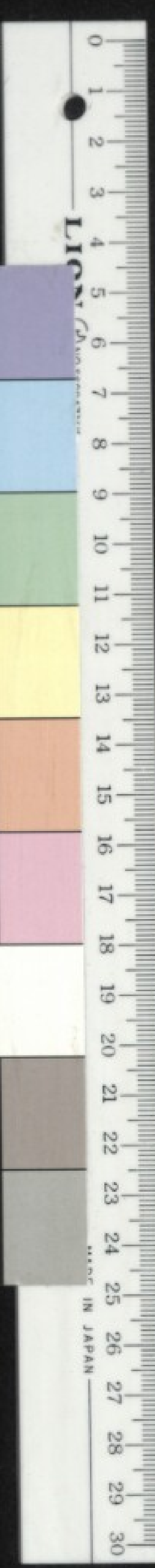
شہر اکیاب (برہما) میں یہ وہم پھیلا ہوا ہے کہ پتھر کی بندرگاہ انگریزی انجنیروں سے صرف اس وقت بن سکیگی جب ۵۰ آدمیوں کا خون بھینٹ چڑھایا جائیگا اور ۵۰ میں سے ۳ آدمی تو مارے یا زخمی کئے جا چکے ہیں باقی ۴۷ کی تلاش میں آدمی اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں۔ یہ ڈر اس قدر لوگوں پر چھایا ہوا ہے کہ تمام شہر میں ہڑتال ہو گئی ہے۔ اور کوئی ڈر کے مارے باہر نہیں نکلتا جس ملک کی یہ دماغی حالت ہو اُس کا خدا حافظ۔

مقتول افسروں کے وارثوں کو جاگیریں عطا ہونا

بنگال کے سپرنٹنڈنٹ پولیس خان بہادر شمس العالم جسے ایک بے رحم نوجوان نے پچھلے دنوں گولی کا نشانہ بنایا تھا اُس کے متعلق ڈاکٹر آنریبل سہروردی نے بنگال کونسل میں سوال پوچھا جس کے جواب میں آنریبل سر ڈیوک نے کہا کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ خان بہادر شمس العالم کے خاندان گزارہ کے لئے ۵ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی اراضی عطا کی جاگیر عطیہ کا انتظام کیا جا رہا ہے اور نیز بابو آسوتوش بسواس سرکاری وکیل جس کو کلکتہ میں انارکسٹوں نے قتل کر دیا تھا اور جس نے کلکتہ کے مقدمہ بم میں سرکار کی بہت خدمت کی تھی۔ اُس کے بڑے بیٹے کی بیوہ کو سرکار کی طرف سے زرعی جائداد کی سند عطا ہوئی ہے۔ جائداد مذکورہ کی سالانہ آمدنی چھ ہزار روپیہ ہے اور وہ بابو آسوتوش کے پوتے اور اُس کی اولاد نرینہ کے نام نسلاً بعد نسلاً واگذاشت کر دی گئی ہے۔ ان جاگیروں کے عطیہ سے بہت اچھا اثر پڑیگا اور دوسرے لوگوں کو سرکاری خدمت زیادہ مستعدی سے سر انجام دینے کا حوصلہ پیدا ہوگا۔

اصلاحی سکیم کی یادگار

لارڈ منٹو وائسرائے ہند کے عہد حکومت کا سب سے قابل ذکر واقعہ ہے کہ اس ملک میں اصلاحی سکیم عمل میں آئی جس کی رو سے ہندوستانیوں کو سرکاری



کونسلوں میں زیادہ حصہ دیا گیا ہے۔ اب تحریک کی گئی ہے کہ ان اصلاحات کی یادگار قائم کی جاویں یہ تحریک ہندوستان بھر میں پھیل گئی ہیں اور ملک کے سربرآوردہ لوگوں نے اُسے پسند کیا ہے۔ چنانچہ الٰہ آباد میں ایک جنرل کمیٹی نے جس کے سکرٹری آنریبل پنڈت مدن موہن مالوی ہیں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان اصلاحوں کی یادگار میں الٰہ آباد میں ایک پارک اور ایک ستون بنایا جاوے۔

اب ہر شخص بیرسٹر نہ بن سکے گا۔

بیرسٹری اب تک لڑکوں کا کھیل بنا ہوا تھا جس کے پاس آٹھ دس ہزار روپیہ ہوتا تھا خواہ اُس کی تعلیم مڈل تک ہی کیوں نہ ہو وہ ولائیت چلا جاتا تھا اور چوتھے سال بیرسٹر بنکر آجاتا تھا۔ پر آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ کیونکہ اب ولائیت میں بیرسٹری کی تعلیم دینے والے کالجوں نے یہ قاعدہ بالاتفاق پاس کر دیا ہے کہ کوئی ہندوستانی بیرسٹری کی جماعت میں داخل نہ کیا جاویگا جب تک وہ کسی یونیورسٹی کا گریجوایٹ نہ ہو۔ یعنے کم از کم بی۔ اے پاس ہو۔

ایک نیا مذہب

اس ملک میں پہلے ہی بہت سے مذاہب نے اپنا اڈا جما رکھا تھا۔ اب ایک نیا مذہب نکلا ہے جس کی نسبت ہمعصر دارالسلطنت ذیل کی عبارت لکھتا ہے:۔

بھائی مذہب نے جو فی الحقیقت بابی مذہب کا دوسرا نام ہے اپنے مداح امریکہ میں بنا لئے ہیں چنانچہ بالٹیمور کے مسٹر اشفران اور جارج واشنگٹن یونیورسٹی کے پروفیسر ایمی اتحاد مذاہب عالم کی تائید میں دنیا بھر میں لکچر دینے کو نکلے ہیں اور یعنی بہت بگڑے ہیں۔ دنیا کے تمام مذاہب کا متحد کر دینا اس وقت تک غالباً ناممکن ہے جب تک کہ مختلف مذاہب کے پیرو اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں بے دینی کے پیدا ہو جانے پر البتہ اتحاد مذاہب میں کامیابی ہو سکتی ہے۔

بے منہہ کا آدمی

انگلینڈ کے برانسدم ضلع میں بے منہہ کے ایک آدمی کو زندہ رکھنے کے لئے عجیب ڈاکٹری ترکیب ایجاد کی گئی ہے اُس آدمی نے شراب سمجھ کر تیزاب پی لیا تھا جس سے اُس کے گلے کے کھانے پینے کی چیزیں نگلنے کی شکتی بگڑ گئی تھی۔ ڈاکٹری علاج سے جو تھوڑا سا افاقہ ہوا تھا وہ بھی شراب پینے کے پیچھے نشٹ ہو گیا۔ اس سے ایک ڈاکٹر نے اُس کے پہلو میں ایک ایسا چھید کر دیا ہے کہ جس سے ایک نقلی نلی کے سہارے وہ اپنے پیٹ میں کھانے پینے کی چیزیں پہونچاتا ہے اور یونہیں وہ اب زندگی کا سکھ بھوگ رہا ہے۔ رسالہ رفیق

چھوٹی ذاتیں

چھوٹی ذاتوں کے اُبھارنے کا سوال آجکل تمام ہندوستان بھر میں پیدا ہو رہا ہے۔ دیش بھر کے تمام مصلح اور قوم کے خیرخواہ اس امر پر متفق الرائے ہیں کہ دیش کا اُدھار کبھی نہیں ہو سکتا جب تک نیچ ذاتوں کے لوگوں کی ترقی اور تعلیم میں خاطرخواہ توجہ نہ کی جائے۔ اور ان کے ساتھ بہتر سلوک نہ کیا جاوے ہمارے ناظرین اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ ہندو قوم کے زمانہ ناز مہاراجہ بڑودہ اس کام میں خاص کر دلچسپی لیتے ہیں یہی غرض کو لیکر اُنہوں نے اپنی ریاست میں چھوٹی ذاتوں کے لڑکوں کی تعلیم کے لئے سکول کھولے ہوئے ہیں۔ خاص بڑودہ میں پانچسو سے زیادہ چھوٹی ذاتوں کے لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں مہاراجہ صاحب نے ۲۰ جنوری کو سب لڑکوں کو ایک دعوت دی جس میں مہاراجہ صاحب خود میر مجلس تھے گیت وغیرہ گائے گئے۔ جس کے بعد مہاراجہ صاحب نے ہر ایک طالب علم کو اپنے ہاتھ سے کپڑوں کے سوٹ اور انعامات عطا فرمائے غرض تمام ملک کے اندر ایک رَو سی جاری ہے اور سب کے سامنے یہ سوال بڑے زور شور سے درپیش ہے کہ چھوٹی ذاتوں کو ہر پہلو سے اُبھارا جائے۔ ہندو جاتی کے اُدھار کے کام میں یہ امر سب سے بڑھکر فضیلت رکھتا ہے کہ قوم کے تمام افراد میں بغیر چھوٹے بڑے کے امتیاز کے تعلیم پھیلائی جائے اور گرے ہوؤں کو اوپر اُٹھایا جاوے۔ اور ان میں جان ڈالی جائے۔ قوم کے تمام لائق اور سرکردہ اشخاص نے اس امر کو بخوبی محسوس کیا ہے اور اس امر میں اخلاص طور پر تن من دھن سے اپنی کوششوں کو لگا رہے ہیں۔ یہ بات تو بیشک نہایت مسرت خیز ہے لیکن جب ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں کہ چند خودغرض یا نادان لوگ جو اپنی کم عقلی یا کوتاہ اندیشی کی وجہ سے اسبات کی مخالفت کرتے ہیں تو ہمیں بہت رنج ہوتا ہے۔ وہ بجائے اس کے کہ اپنی قوم کی ترقی کے وسائل سوچیں اور ان کے پورا کرنے میں مدد دیں۔ اُلٹا قوم کی ترقی کے راستے میں کانٹے ڈالتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ ہم اپنی جڑ خود کاٹ رہے ہیں اسبات کو دیکھکر اطمینان ہوتا ہے کہ بہت سی سناتن دھرم سبھاؤں نے بھی اس سوال کی اہمیت کو دوراندیشی اور دانائی سے سمجھا ہے اور چھوٹی ذاتوں کیساتھ بہتر سلوک ہونے میں متفق الرائے ہیں۔ لیکن پونہ کے دھرم کے دو بڑے گڑھ جنکو دھرم سبھا کا سر اور دماغ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ ملاہجہ اور ہوشیارپور کی سناتن دھرم سبھائیں ہیں کہ اپنی ضد پر تلی ہوئی ہیں پرماتما کرے یہ لوگ بھی زمانہ کے انداز کو سمجھیں اور قومی زندگی اور موت کے سوال کو کوششوں سے الگ ہوکر سوچیں۔ آریہ گزٹ

حضور لارڈ منٹو صاحب بہادر کی میعاد عہدہ ۱۸ نومبر آئندہ کو ختم ہوگی اگرچہ ابھی تک کوئی جانشیں تجویز نہیں کیا گیا ہے لیکن کلکتہ کے سرکاری حلقوں میں عام خیال ہے کہ سر چارلس ہارڈنج صاحب بہادر آئندہ وائسرائے مقرر ہونگے اور آپ کو لارڈ کا اعزاز عطا کیا جاویگا۔ حضور لارڈ منٹو کلکتہ سے اُترتے ہوئے سیدھے بمبئی تشریف لیجاوینگے اور وہیں اپنے جانشین کو اپنے عہدہ جلیل کا چارج دینگے۔

گلدستۂ اخبار

جرمن میں ۵۵ لاکھ انگلینڈ میں ۴۰ لاکھ فرانس میں ۳۴ لاکھ ۵۰ ہزار اٹلی و آسٹریا میں ۳۰ لاکھ عورتیں صنعت اور حرفت پر اپنا گزارہ کرتی ہیں۔

جاپان میں لڑکیوں کو دونوں ہاتھوں سے لکھنا سکھلایا جاتا ہے۔

بحر ہند کے جزیرہ ماہو میں ایک گرجا ہے جو تمام مونگے کا بنا ہوا ہے۔

ہاتھی ۴۰ من بوجھ اُٹھا سکتا ہے اور اونٹ صرف ۸ من اُٹھاتا ہے۔

پیرس میں ایک ہزار آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جنکا حیلہ اوقات بسری تعال پر ہے۔ ہمارے ملک میں بھی ایسے لوگوں کا شمار کم نہیں ہے۔

چین میں ایک عجیب دستور ہے کہ جب حجام حجامت کرنے آتا ہے تو اُس کو ضرور ہوتا ہے کہ وہ بازار کی اجناس کا نرخ بھی بتا سکے۔

فرانس میں دودھ کو جاکر برسوں تک بگڑنے نہیں دیتے۔

گذشتہ ۱۲ مارچ کو ایک بڑا بھاری ٹھگ کلکتہ میں بارکپور کے نزدیک گرفتار کیا گیا ہے۔ اس پر ۴۰ آدمیوں کے مار ڈالنے کا الزام لگایا جاتا ہے جس کا یہ خود اقرار کرتا ہے۔ نیز یہ بھی بتاتا ہے کہ میں نے ان سب کو ایک آہنی چکردار اوزار سے قتل کیا ہے۔ مقدمہ زیر تحقیقات ہے۔ راجپوت گزٹ

راجپوتانہ کے بھیل واڑہ کے قصبہ میں روئی کے گدام میں آگ لگ جانے سے بھاری نقصان ہوگیا۔ ۲۰ سے ۲۵ آدمیوں کی جانیں تلف ہوگئیں مالی نقصان بھی ۵۰۰۰ کے قریب ہوگیا۔

ہردوار سے رکھی کیش تک ایک پختہ سڑک بنائیں گے۔ رکھی کیش میں گھاٹ بھی بنائیں گے اور نکاس کا انتظام کرینگے۔

لوکل

کل مورخہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو بوقت ایک بجے دن کے عام بازار میلہ مویشیاں میں جہاں صدہا آدمی پھر رہے تھے ایک شخص مسیحی مصری کا بیل ہجوم مردمان سے گھبرا کر چھوٹ گیا اور دیوانہ وار لوگوں پر حملہ آور ہوا تین چار آدمیوں کو گرایا۔ مالک بھی اُس کے پکڑنے کو دوڑا جب قریب پہونچا تو بیل نے مالک پر حملہ کیا اور سینگوں سے اُس کو ہلاک کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ صدہا لوگ اُس کے گرد و پیش کھڑے تھے مگر کسی کی رگ حمیت جوش زن نہ ہوئی کہ کوشش کر کے اُس کی جان بچاتا۔ مالک فریاد کر رہا تھا کہ اے ہندو مسلمانوں میری جان بچاؤ میری زندگی جاتی ہے۔ جناب خان محمد ظفر خاں صاحب مروت تحصیلدار لودیانہ جو منتظم میلہ مویشیاں جو زیر فصیل شہر لودیانہ معہ معززین شہر تشریف فرما تھے۔ اس مظلوم کی فریاد کو سنکر بے تحاشا بھاگے اور جاتے ہی بیل پر جھپٹے۔ مصری کی جان بچانے کی کوشش کی۔ وہ دیوانہ بیل مصری کو چھوڑ کر تحصیلدار صاحب پر حملہ آور ہوا اور اُن کے پیٹ پر دونوں سینگ بڑے زور سے مارے اُن کے پارچات دریدہ ہوگئے اور اُن کو سخت صدمہ پہونچا مگر شیر دل نے اپنی مردانگی اور ہمدردی انسانی کو نہ چھوڑا اور اپنی جانکو موت کے سامنے کر دیا اور اُس بیل کیساتھ برابر کشمکش کرتے رہے آخرکار اس کے سینگ اور منہ کو بڑے زور سے پکڑا اور اُسکو پچھاڑ کر زمین پر دے مارا اور اُسی کے اوپر بیٹھکر لوگونکو آواز دی کہ آؤ باندھو۔ لوگوں نے آکر باندھ دیا۔ سچی ہمدردی انسانی اسی کا نام ہے کہ دوسرے کے بدلے اپنی جان عزیز کو خطرے میں ڈالنا۔ یہ پہلا ہی موقعہ نہیں ہے کہ اُنھوں نے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالا ہو۔

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک اُنٹ چوڑے بازار میں بے تحاشا بھاگی چلی جاتی تھی۔ تحصیلدار صاحب اُسکے پیچھے بھاگے اور بم کو جا پکڑا اگر بھر چھوٹ گیا پھر دوڑے اور پھر جا پکڑا اور چند قدم تک ساتھ ہی گھسٹتے گئے۔ مگر ٹم کو نہ چھوڑا کئی آدمیوں کی جان بچائی۔ ایک مرتبہ ملک وزیرستان میں غازیوں کے ہاتھ سے کپتان ایل صاحب و کین صاحب کی جان بچائی اور اپنا سینہ غازیوں کے چھروں کے سامنے کر دیا۔ بڑی خوشی اور خوش قسمتی کی بات ہے کہ ایسا ہمدرد اور خیر خواہ رعایا تحصیلدار اور جناب ہمفری صاحب جیسا بیدار مغز ڈپٹی کمشنر ہم کو ملا ہوا ہے خدا کرے کہ ایسے نیک نیت اور ہمدرد حاکم کو اسی ضلع میں عرصہ دراز تک برسر حکومت رکھے اور ان کے عہدے اور عزت میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہو ہماری درخواست ہے کہ افسران علی ہیومن سوسائٹی لندن کی خدمت میں تحصیلدار صاحب کیلئے تمغے کی سفارش کریں اس سے دیگر افسران کو بھی حوصلہ ہوگا ایسے موقعہ پر اپنی جان کو خطرے میں ڈالیں۔

جناب منشی غضنفر علی صاحب مہتمم بندوبست جو محکمہ بندوبست کی روح رواں ہیں۔ کل ایک ماہ کی رخصت پر بتقریب شادی فرزند خود وطن مالوف کو تشریف لے گئے ہیں ہماری دعا ہے کہ رسوم شادی کو بخوش اسلوبی تمام بجالانے کے بعد بخیریت تمام پھر واپس تشریف لاویں۔

میلہ مویشیان مورخہ ۴ اپریل سے زیر نگرانی جناب خان محمد ظفر خاں صاحب مروت تحصیلدار لودیانہ شروع ہے۔ اس کا مفصل حال پھر درج کیا جائیگا۔

ماسٹر رادھاکشن لوکل کارسپانڈنٹ لودیانہ

ضرورت

سانبھر کے اینگلو ورنیکولر سکول کے لئے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے شروع میں تنخواہ ۲۵ روپیہ دیجائے گی۔ درخواستیں معہ اسناد پادری اے۔ آر۔ لا۔ سے پورہ راجپوتانہ بھیجنی چاہئیں۔



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نیز پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	عہ
ہندوستان پنجاب 〃 〃	۲/۸
غیر ممالک سے 〃 〃	۳/۸

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۲/۸	۳/۸	۵
چوتھائی کالم	۳/۸	۵	عہ
نصف کالم	۵	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	معہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	معہ	للعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ: نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت نہ بھیجی جائینگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں اُن کو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کُتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں اُنکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا + جو کتابیں خاص قیمت پر بھیجی جاتی ہیں اُنپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اُردو بڑے حروف کے جلد کپڑا	عصہ/ا
رومن اُردو معہ راگ	۳/۸
رومن اُردو کاغذی جلد	۸/
شبدو غزلیں فارسی اُردو . .	۹ پائی
ایضاً گورمکھی	۶ پائی
ایضاً ہندی	۶ پائی

سی بی۔ پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۹۱۰ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ/ا اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ/۔ ۳ یا زیادہ للعہ/ کُتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گردو نول و کیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ ۹ سے ما صہ تک کرو کو نول للعہ/

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے　عہ

محصول ڈاک علاوہ + اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں + یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سال میں کل بائیبل کی تعلیم مل جاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اِس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بُک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک

ممیرے کا سرمہ

جو کوئی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو کہ بنک میں اسی مطلب کے لئے جمع کیا گیا ہے۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بڈھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ خاص وعام اس سے فایدہ اٹھاسکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بہتر اور معتبر شہادت کیا ہوسکتی ہے۔

۱۔ جناب سردار صاحب تسلیم۔ میں نے آپ کا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ہر روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہوں۔

راقم میاں خورشید محمد خاں خلف نواب یٰسین محمد خاں صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال۔

۲۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۳۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن۔ کمزوری نظر ناخونہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمے میں کوئی کیمیائی نقصان نہیں ہے اس لئے ہر کس کیلئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈی۔ ایم۔ سا نگلے صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ انگلینڈ (امرتسر)۔

۴۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھا۔ میں اُن سب کو جنکی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ ہر طرح پر مفید اور فایدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے و دھند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فایدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اس قدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے اسی سرمے سے فیضیاب ہو کر فایدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

راقم ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور۔

۵۔ جناب پروفیسر سنگھ صاحب تسلیم! میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا۔ حد درجہ کا فایدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپ کا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فایدہ معلوم ہوجاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوا نہیں ہے۔

راقم مہاراج کنور جعفر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست جگراؤں

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داکی براورز چھپا اور شائع ہوا۔